بلانے والے ہیں اور وہ سب (مؤنث) بلانے والیاں ہیں (۹) ہم سب سچ بولنے والے ہیں اور وہ سب (مؤنث) جھوٹ بولنے والیاں ہیں۔

(قاعدہ) اوپر کے جملوں میں آپ اسم فاعل کی جمعیں دیکھ رہے ہیں۔ یہ جمع دو قسم کی ہے ایک مذکر کے لئے دوسری مؤنث کے لئے، مذکر کی جمع اسم فاعل مذکر کی واحد کی شکل سے اس طرح بنائی گئی ہے کہ اس کے آخر میں "وْن" بڑھا دیا گیا ہے "واو" سے پہلے کے حرف پر پیش اور نون پر ہمیشہ زبر ہی رہتا ہے جیسے ظَالِمٌ سے ظَالِمُوْنَ، مؤنث کی جمع واحد مؤنث کی شکل سے اس طرح بنائی جاتی ہے کہ اس کے آخر کی (گول ت) "ۃ" ہٹا کر اس کی جگہ "اتٌ" رکھ دیتے ہیں مثلاً بَاکِیَۃٌ سے بَاکِیَاتٌ، ضَالَّۃٌ سے ضَالَّاتٌ۔

(ب)

(۱) أَنَا مِنَ الْمُسْلِمِيْنَ (۲) إِنِّيْ كُنْتُ مِنَ الظَّالِمِيْنَ (۳) كَانَ مِنَ الْكَاذِبِيْنَ (۴) لَعْنَةُ اللّٰهِ عَلَى الظَّالِمِيْنَ (۵) مَا نَحْنُ بِكَاذِبِيْنَ (۶) مَا هُنَّ بِكَاذِبَاتٍ (۷) الطَّيِّبَاتُ لِلطَّيِّبِيْنَ وَ الطَّيِّبُوْنَ لِلطَّيِّبَاتِ (۸) اَلْخَبِيْثَاتُ لِلْخَبِيْثِيْنَ وَ الْخَبِيْثُوْنَ لِلْخَبِيْثَاتِ (۹) مَرْيَمُ مِنَ الْقَانِتَاتِ (۱۰) إِنَّ الْمُسْلِمِيْنَ صَادِقُوْنَ (۱۱) إِنَّ الْكَافِرِيْنَ لَكَاذِبُوْنَ (۱۲) إِنَّ الْمُؤْمِنَاتِ صَالِحَاتٌ (۱۳) هٰذَا بَيْتُ الْمُسْلِمِيْنَ (۱۴) هٰذَا قَوْلُ الْكَافِرِيْنَ (۱۵) هٰذِهٖ مَدْرَسَةُ الْبَنَاتِ۔

(ترجمہ) (۱) میں مسلمانوں میں سے ہوں (۲) بے شک میں ظالموں میں سے ہوں (یا تھا) (۳) وہ کافروں میں سے ہے (یا تھا) (۴) ظالموں پر اللہ کی لعنت ہے (۵) ہم جھوٹے نہیں ہیں (۶) وہ سب (مؤنث) جھوٹی نہیں ہیں (۷)

پاک عورتیں پاک مردوں کے لئے ہیں اور پاک مرد پاک عورتوں کے لئے ہیں (۸) گندی عورتیں گندے مردوں کے لئے ہیں اور گندے مرد گندی عورتوں کے لئے ہیں (۹) مریم کامیاب ہونے والیوں میں سے ہے (۱۰) بے شک مسلمان سچے ہیں (۱۱) بیشک کافر ضرور جھوٹے ہیں (۱۲) بے شک مؤمن عورتیں نیک ہیں (۱۳) یہ مسلمانوں کا گھر ہے (۱۴) یہ کافروں کا قول ہے (۱۵) یہ لڑکیوں کا مدرسہ ہے۔

قاعدہ (ا) اور (ب) کے نیچے عربی کے دونوں پاروں کو بغور دیکھیے آپ کو (ا) کے نیچے مذکر کی جمع "وْنَ" سے اور مؤنث کی جمع "اتٌ" سے بنی ہوئی ملے گی، لیکن (ب) کے نیچے مذکر کی جمع "یْنَ" اور مؤنث کی جمع "اتٍ" سے بھی بنی ہوئی ملے گی، اس کا یہ مطلب نہیں کہ آپ جہاں چاہیں "مُسْلِمُوْنَ" کہیں اور جہاں چاہیں "مُسْلِمِیْنَ" یا جہاں چاہیں "کَاذِبَاتٌ" کہیں اور جہاں چاہیں "کَاذِبَاتٍ"

اگر آپ خود ہی غور سے دیکھیں کہ کہاں "وْنَ" کی شکل ہے۔ اور کہاں "یْنَ" کی شکل تو آپ قاعدہ معلوم کر سکتے ہیں، اور وہ قاعدہ یہ ہے کہ جہاں واحد اسم کے آخر میں پیش ہوتا ہے وہاں مذکر کی جمع "وْنَ" سے بنتی ہے اور جہاں واحد اسم کے آخر میں زیر یا زبر دیا جاتا ہے۔ اس جگہ مذکر کی جمع کے آخر میں "یْنَ" آئے گا۔ اسی طرح جہاں واحد مؤنث کی شکل کے آخر میں پیش لگتا ہے اس کی جمع "اتٌ" سے بنتی ہے اور جہاں واحد اسم کے آخر میں زیر یا زبر ہوتا ہے، وہاں مؤنث کی جمع "اتٍ" سے بنتی ہے [یہ یاد رکھیئے کہ اَلْ ہو تو مؤنث جمع کی "ت" پر ایک پیش یا ایک زیر رہے گا]

فرض کیجئے آپ کو جملہ "اَلْمُسْلِمُ عَالِمٌ" میں واحد کی جگہ جمع کہنا ہے تو آپ کہیں گے "اَلْمُسْلِمُوْنَ عَالِمُوْنَ" اس لئے کہ ان دونوں جگہوں پر واحد اسم کے آخری حرف پر پیش (ـُ، ـٌ) ہے، اسی طرح اگر آپ کو "اَلْمُسْلِمَةُ عَالِمَةٌ" کو جمع بنانا ہو تو آپ "اَلْمُسْلِمَاتُ عَالِمَاتٌ" کہیں گے، لیکن جب انہی جملوں پر آپ "اِنَّ" لگائیں گے تو ان میں مبتدا پر زبر ہو جائے گا اور پھر زبر کی جگہ مذکر کی جمع میں "یْنَ" اور مؤنث کی جمع میں "اتٍ" استعمال ہوگا، مثلاً "اِنَّ الْمُسْلِمَ عَالِمٌ" سے جمع "اِنَّ الْمُسْلِمِیْنَ عَالِمُوْنَ" ہوگی اور "اِنَّ الْمُسْلِمَةَ عَالِمَةٌ" سے جمع "اِنَّ الْمُسْلِمَاتِ عَالِمَاتٌ" ہوگی، اسی طرح جب "حرفِ جار" یا مضاف الیہ ہونے کی وجہ سے واحد اسم کے آخر کو زیر ہو جاتا ہے تو جمع میں مذکر کے لیے "یْنَ" اور مؤنث کے لئے "اتٍ" ہی استعمال ہوگا۔

(۱) نَصَرَ اللّٰہُ الْمُسْلِمِیْنَ (۲) ضَرَبَ الْاُسْتَاذُ اللَّاعِبِیْنَ (۳) یَعْلَمُ اللّٰہُ الْکَاذِبِیْنَ وَ الصَّادِقِیْنَ (۴) نَحْنُ لَا نَنْصُرُ الظَّالِمِیْنَ بَلْ نَنْصُرُ الْمَظْلُوْمِیْنَ (۵) رَأَیْتُ الْمُسْلِمِیْنَ وَالْمُسْلِمَاتِ (۶) خَلَقَ اللّٰہُ الْاَرْضَ وَالسَّمٰوٰتِ (۷) رَزَقَنِیَ اللّٰہُ بَنِیْنَ وَ بَنَاتٍ۔

(**ترجمہ**) (۱) اللہ نے مسلمانوں کی مدد کی (۲) استاد نے کھیلنے والوں کو مارا (۳) اللہ جھوٹے اور سچّوں کو جانتا ہے (۴) ہم ظالموں کی مدد نہیں کرتے ہیں بلکہ ہم مظلوموں کی مدد کرتے ہیں (۵) میں نے مسلمان مردوں اور مسلمان عورتوں کو دیکھا (۶) اللہ نے زمین اور آسمانوں کو بنایا (۷) اللہ نے مجھے بیٹے اور بیٹیاں دیں۔

(**قاعدہ ۶**) جیسا کہ آپ نے پہلے معلوم کیا مذکر کی جمع میں "یْنَ"

اور مؤنث کی جمع میں "اتٍ" زبر یا زیر کی جگہوں پر آتا ہے۔ اوپر کے جملوں میں تمام جمع کی شکلیں خواہ وہ مذکر کی ہوں یا مؤنث کی زبر کی جگہ آئی ہیں۔ کیوں کہ وہ "مفعول بہٖ" ہیں اس لئے ان کی "ینَ" یا "اتٍ" کی شکلیں آئی ہیں۔ جملہ (٦) میں یہ بات صاف نظر آ رہی ہے کہ "الارضَ" اور "السّموٰتِ" دونوں مفعول بہٖ ہیں لیکن واحد ہونے کی وجہ سے الارضَ کے ضَ پر زبر ہے اور مؤنث جمع ہونے کی وجہ سے السّموٰتِ کی "تِ" کو زیر ہے
یہ یاد رکھیے کہ سمٰوٰت "سَمَاءٌ" کی جمع "بَنُوْنَ اور بَنِیْنَ" اِبْنٌ کی جمع اور "بَنَاتٌ" بِنْتٌ کی جمع ہے۔

(نوٹ) جس طرح اسم فاعل سے "وْنَ" اور "یْنَ" لگا کر مذکر کی جمع اور "اتٌ" لگا کر مؤنث کی جمع بنائی جاتی ہیں اسی طرح اسم مفعول کی بھی جمع بنائی جاتی ہے۔ جیسے مَقْتُوْلُوْنَ، مَقْتُوْلِیْنَ اور مَقْتُوْلَاتٌ۔

یہ بھی یاد رکھیے کہ آخر میں حرفِ علت والے مادہ سے جو اسم فاعل بنتا ہے جس پر "الْ" لگنے سے آخر میں "ی" بڑھ جاتی ہے اس سے جب مذکر کی جمع بنائی جاتی ہے تو آخر میں کسی حالت میں بھی "ی" نہیں رہتی مثلاً جَارٍ یا اَلْجَارِیْ سے جمع مذکر "جَارُوْنَ اور جَارِیْنَ" بنے گی۔ "الْ" لگا ہو تو بھی اَلْجَارُوْنَ اور اَلْجَارِیْنَ ہی جمع ہوگی۔ لیکن مؤنث جمع جَارِیَاتٌ ہی رہے گی۔

مشق (١) مندرجہ ذیل واحد اسموں کی جمعیں "وْنَ" "یْنَ" اور "اتٌ" لگا کر بنائیے اور معنے بھی لکھیے:- (١) حَالِقٌ (٢) شَارِبٌ (٣) دَاعٍ (٤) ذَاهِبٌ (٥) بَالِغٌ (٦) مَرْدُوْدٌ (٧) مَقْتُوْلٌ (٨) مَنْصُوْرٌ (٩) قَائِلٌ (١٠) آمِرٌ (١١) رَازِقٌ (١٢) مَجْمُوْعٌ (١٣) قَائِمٌ (١٤) عَافٍ (١٥) [illegible] (١٦) صَادِقٌ (١٧) صَابِرٌ (١٨)

نَائِمٌ (۱۹) مَغْضُوبٌ (۲۰) مَطْوِيٌّ (۲۱) مَدْعُوٌّ (۲۲) مَبْنِيٌّ (۲۳) مَلُومٌ (۲۴) مُسْلِمٌ (۲۵) مُؤْمِنٌ (۲۶) عَابِدٌ (۲۷) خَاسِرٌ (۲۸) خَالِقٌ (۲۹) مَخْلُوقٌ (۳۰) خَاشِعٌ (۳۱) كَاتِبٌ (۳۲) مَهْدِيٌّ -

مشق (۲) جملے صحیح کیجیے: (۱) اَلْكَافِرِيْنَ كَاذِبِيْنَ (۲) إِنَّ الْمُسْلِمُوْنَ تَائِبِيْنَ - (۳) هُنَّ مُبَارِكَاتٍ (۴) إِنَّ الْأَرْضُ وَالسَّمٰوٰتَ لِلّٰهِ (۵) دَعَوْتُ الْمُسْلِمُوْنَ وَالْمُسْلِمَاتَ (۶) إِنَّ الْمَسْجِدَ لِلْمُسْلِمُوْنَ وَالْمُسْلِمَاتُ (۷) فَاِنَّهُمْ لِصَادِقُوْنَ (۸) هُمْ قَائِمُوْنَ وَهُمْ بَاكِيِيْنَ (۹) أَنْتُنَّ قَانِتَاتٍ وَهُنَّ بَاكِيَاتًا (۱۰) هٰذَانِ الْمُسْلِمُوْنَ -

مشق (۳) مندرجہ ذیل جملوں کی عربی بنائیے :-

(۱) بے شک مسلمان مرد اور مسلمان عورتیں جنت میں ہیں (۲) اللہ نے مسلمانوں کو نماز اور زکاۃ کا حکم دیا (۳) میں جاہلوں میں سے نہیں ہوں (۴) اللہ مسلمانوں اور کافروں کو جمع کرے گا (۵) میں سچے مردوں اور سچی عورتوں اور جھوٹے مردوں اور جھوٹی عورتوں کو پہچانتا ہوں - (۶) میں مشرکوں میں سے نہیں ہوں (۷) وہ سب ہدایت دیے ہوئے ہیں اور وہ سب (مؤنث) ہدایت دی ہوئی ہیں -

الدَّرْسُ الثَّانِي

(۲ - دُوسرا سبق)

هُمْ: ان سب مذکر (یہ ھُوَ کی جمع ہے)۔ هُنَّ۔ ان سب (مؤنث) (یہ ھِیَ کی جمع ہے)
کُنْتُمْ: تم سب (مذکر) (یہ اَنْتَ کی جمع ہے)۔ کُنَّ: تم سب (مؤنث) (یہ اَنْتِ کی جمع ہے)
نا: ہم سب (مذکر و مؤنث) (یہ "نِیْ" کی جمع ہے)

(۱) اَللّٰهُ رَبُّنَا وَ رَبُّكُمْ (۲) قُلْ يَا اَيُّهَا الْكَافِرُوْنَ (۳) لَا اَعْبُدُ مَا تَعْبُدُوْنَ (۴) وَ لَا اَنْتُمْ عَابِدُوْنَ مَا اَعْبُدُ۔ وَ لَا اَنَا عَابِدٌ مَّا عَبَدْتُّمْ (۵) وَ لَا اَنْتُمْ عَابِدُوْنَ مَا اَعْبُدُ۔ لَكُمْ دِيْنُكُمْ وَلِيَ دِيْنِ (۶) ذٰلِكَ خَيْرٌ لَّكُمْ (۷) اَللّٰهُ خَيْرُ الرَّازِقِيْنَ (۸) اَللّٰهُ اَحْسَنُ الْخَالِقِيْنَ (۹) هٰذَا كِتَابُنَا (۱۰) اَنَا مَعَكُمْ (۱۱) اِنَّهُنَّ مُسْلِمَاتٌ وَ اِنَّكُنَّ كَافِرَاتٌ (۱۲) رَأَيْتُهُنَّ فِي الْمَدْرَسَةِ (۱۳) مَا رَأَيْتُكُنَّ فِي السُّوْقِ (۱۴) اِنْ كُنْتُمْ لَا تَعْلَمُوْنَ (۱۵) مَا ظَلَمْنَا هُمْ (۱۶) مَا ظَلَمُوْنَا (۱۷) وَاعْفُ عَنَّا وَ اغْفِرْ لَنَا وَارْحَمْنَا (۱۸) لَا عِلْمَ لَنَا (۱۹) لِيْ عَمَلِيْ وَ لَكُمْ عَمَلُكُمْ (۲۰) لِلّٰهِ مُلْكُ السَّمٰوٰتِ وَ الْاَرْضِ وَ مَا فِيْهِنَّ (۲۱) اَللّٰهُمَّ الْهِمْهُمْ وَالْهِمْكُنَّ -

[ان جملوں کے معنے آپ خود کیجیے] جملہ (۵) کے آخر میں دِیْنِ دراصل دِیْنِیْ ہے۔

(قاعدہ) آپ نے دو قسم کی ضمیریں پڑھی ہیں ایک تو ھُوَ، ھِیَ، اَنْتَ، اَنْتِ اور اَنَا نیز ان کی جمعیں، دوسری قسم کی ضمیریں

"ہٗ، ھَا، کَ، کِ، یْ" پڑھی ہیں اور اس سبق میں اسی دوسری قسم کی ضمیروں کی جمع ہے، یہ ضمیریں یا تو (ا) زیر دینے والے حروف کے بعد آتی ہیں جیسے جملہ (۶) و (۱۷) و (۱۸) میں، یا (ب) اضافی ناموں کے بعد جیسے جملہ نمبر (۱۰) میں یا (ج) یہ ضمیریں کسی نام کے بعد مضاف الیہ بن کر آتی ہیں جیسے جملہ (۱) و (۲۱) میں یا (د) یہ ضمیریں مبتدا کو زبر دینے والے الفاظ کے بعد آتی ہیں جیسے جملہ (۱۱) و (۱۴) میں یا پھر یہ ضمیریں متعدی فعل کے بعد اس سے مل کر آتی ہیں اور اس وقت یہ "مفعول بہ" ہوتی ہیں جیسے جملہ (۱۲) و (۱۳) و (۱۵) و (۱۶) وغیرہ میں مختصراً یوں سمجھیے کہ ھُوَ، ھِیَ اَنْتَ، اَنْتِ، اَنَا اور ان کی جمعیں (جو گیارھویں حصّہ میں گذریں) وہاں استعمال ہوتی ہیں جہاں ظاہر اسم پہ پیش ہو (یعنی جب وہ جملہ میں مبتدا، فاعل یا نائب فاعل ہوں، دیکھیے اسی حصّہ کے پہلے سبق میں (۱) کے تحت لکھے ہوئے جملوں کی ضمیریں) لیکن جب یہ ضمیریں ایسے موقع پر استعمال ہوں جہاں ظاہر اسم پہ زبر یا زیر ہونا ہے تو پھر اس سبق کے اوپر درج شدہ جمعیں استعمال کی جائیں گی - ان جمعوں میں "ھُوَ، ھِیَ اور ہٗ، ھَا" کی جمعیں مشترک ہیں یعنی "ھُمْ اور ھُنَّ" یہ ہر موقع پر استعمال ہو سکتی ہیں -

مشق (۱) مندرجہ ذیل جملوں کے خلا کو جمع کی مناسب ضمیروں سے پُر کیجیے اور بتائیے کہ اس ضمیر کا واحد کیا ہے نیز جملوں کے معنے بھی لکھیے :-

(۱) ... یَعْلَمُوْنَ وَ .... لَا یَعْلَمْنَ (۲) اِنَّ ... لَا یَعْلَمُوْنَ وَ اِنَّ ... یَعْلَمْنَ (۳) .. لَا تَعْلَمُوْنَ وَ .. . نَعْلَمُ (۴) لَعَلَّ ... یَنْزِلُوْنَ

وَاِنَّ ... لَا تَفْرَحُ (۵) ... تُبْنَا وَلٰكِنَّ ... لَا تَتُوْبُوْنَ -

مشق (۲) ذیل کے جملوں کے خلاء کو جمع کی مناسب متکلم ضمیروں سے پر کیجئے :-

(۱) هٰذَا بَيْتُ ... وَ هٰذِهٖ سَيَّارَةُ ... (۲) ... عَالِمُوْنَ (۳) مَا ضَرَبُوْ ... وَلٰكِنَّ ... ضَرَبْنَا هُمْ (۴) اَ ... دِيْنُ ... وَلَ ... عَمَلُ ... (۵) هٰذَا ... كِتَابُ ... كَثْرَةٌ (۶) تَحْتَ ... اَرْضُ وَ فَوْقَ ... سَمَاءُ وَ اَمَامَ ... مَسْجِدُ وَ خَلْفَ ... بَيْتُ (۷) اَبُوْ ... عَالِمٌ وَ اَخُوْ ... جَاهِلٌ -

مشق (۳) مندرجہ ذیل جملوں کے خلاء جمع مخاطب (حاضر) کی مناسب ضمیروں سے پُر کیجئے :-

(۱) ... غَافِلُوْنَ وَ ... غَافِلَاتٌ (۲) اِنَّ ... ظَالِمُوْنَ وَاِنَّ ... صَادِقَاتٌ (۳) مَا رَاَيْتُ ... (۴) هَلْ ضَرَبَتْ ... اُسْتَاذَةٌ ؟ (۵) هَلْ هٰذَا كِتَابُ ... ؟ (۶) اَخَذَ ... كِتَابُ ... (۷) اَ ... عَمَلُ ... وَ لَ ... دِيْنُ ...

مشق (۴) مندرجہ ذیل ضمیروں کی جمعیں لکھیئے :-

(۱) كَ (۲) اَنْتِ (۳) كُ (۴) هِيَ (۵) هُوَ (۶) ـهُ (۷) ـكِ (۸) اَنْتَ (۹) هَا (۱۰) اَنَا -

۳- الدَّرْسُ الثَّالِثُ

(۳- تیسرا سبق)

هٰؤُلَاءِ: یہ سب، اِن سب (مذکر و مؤنث، یہ ھٰذا اور ھٰذِہٖ دونوں کی جمع ہے)
اُولٰئِکَ: وہ سب، اُن سب (مذکر و مؤنث، یہ ذٰلِکَ اور تِلْکَ دونوں کی جمع ہے)
اَلَّذِیْنَ: وہ لوگ جو، جنہوں، جن لوگوں (یہ اَلَّذِیْ کی جمع ہے)
اَللَّاتِیْ، اَللَّائِیْ: وہ عورتیں جو، جنہوں، جن عورتوں (یہ اَلَّتِیْ کی جمع ہے)
شَدَّ - یَشُدُّ: سخت اور مضبوط ہوا۔

(اُ)

(۱) اُولٰئِکَ مُشْرِکُوْنَ وَ هٰؤُلَاءِ مُسْلِمُوْنَ (۲) اُولٰئِکَ کَافِرَاتٌ وَ هٰؤُلَاءِ مُسْلِمَاتٌ (۳) هٰؤُلَاءِ بَنَاتِیْ (۴) اُولٰئِکَ اَبْنَائِیْ (۵) هٰؤُلَاءِ اَسَاتِذَتُنَا وَ اُولٰئِکَ اُسْتَاذَاتُهُنَّ (۶) اُولٰئِکَ الَّذِیْنَ کَفَرُوْا بِاللّٰهِ لَهُمْ عَذَابٌ (۷) اُولٰئِکَ الَّذِیْنَ صَدَقُوْا وَ اُولٰئِکَ مَاہِرُوْنَ (۸) هٰؤُلَاءِ الَّذِیْنَ یَصْبِرُوْنَا فِی الْمُصِیْبَةِ (۹) هٰؤُلَاءِ اللَّاتِیْ صَبَرْنَ عَلَی الْمُصِیْبَةِ (۱۰) اِنَّ الَّذِیْنَ یَکْفُرُوْنَ بِاٰیَاتِ اللّٰهِ لَهُمْ عَذَابٌ عَظِیْمٌ (۱۱) اِنَّ اللَّاتِیْ یَکْذِبْنَ لَهُنَّ عَذَابٌ شَدِیْدٌ۔

[جملوں کے مشکل الفاظ کی تشریح] جملہ (۴) اَبْنَاءٌ جمع ہے اِبْنٌ کی (اِبْنٌ کی جمع بَنُوْنَ اور بَنِیْنَ بھی ہے) جملہ (۵) اَسَاتِذَةٌ اُسْتَاذٌ کی جمع ہے اور اُسْتَاذَاتٌ جمع ہے اُسْتَاذَةٌ کی۔ جملہ (۱۱) شَدِیْدٌ اسم تفضیل

ہے تنگ سے یعنی سخت۔

(قاعدہ) عربی میں کسی واحد اسم کی جمع دو قسم کی ہوتی ہے۔ پہلی قسم کی جمع وہ ہے جو واحد کے آخر میں "وْنَ" یا "یْنَ" یا "اتٌ" بڑھا کر بنتی ہے ایسی جمع میں چونکہ واحد کی شکل صحیح و سالم رہتی ہے لہٰذا اس جمع کو "جمع سالم" کہتے ہیں، مذکر کی جمع ہو تو "جمع مذکر سالم" اور مؤنث کی جمع ہو تو "جمع مؤنث سالم" کہلاتی ہے، دوسری[2] قسم کی جمع وہ ہے جس میں واحد کا وزن اور واحد کی شکل صحیح و سالم نہیں رہتی بلکہ ٹوٹ جاتی ہے ایسی جمع کو "جمع مکسّر" کہتے ہیں، مُکَسَّرٌ کا مادہ "ك س ر" ہے کَسَرَ کے معنے ہیں "توڑا" مُکَسَّرٌ کے معنی ہیں "توڑا ہوا" مثلاً مُسْلِمٌ کی جمع "مُسْلِمُوْنَ یا مُسْلِمِیْنَ" جمع مذکر سالم ہے اور "مُسْلِمَاتٌ" جمع "مؤنث سالم" ہے، لیکن اُسْتَاذٌ کی جمع اَسَاتِذَةٌ جمع مکسّر ہے۔ اس لئے کہ اس جمع میں واحد کی شکل یعنی اُسْتَاذٌ کا وزن ٹوٹ گیا ہے۔

(ب)

(۱) هٰذِهٖ كُتُبٌ (۲) تِلْكَ اَقْلَامٌ (۳) هٰذِهٖ كَرَاسِيُّ (۴) تِلْكَ بُيُوْتٌ (۵) هٰذِهٖ دَكَاكِيْنُ (۶) تِلْكَ مَسَاجِدُ (۷) هٰذِهٖ مَكَاتِبُ (۸) تِلْكَ بِلَادٌ (۹) هٰذِهٖ اَبْوَابٌ (۱۰) هٰذِهٖ مَدَارِسُ (۱۱) هٰذِهٖ سَيَّارَاتٌ وَتِلْكَ طَيَّارَاتٌ (۱۲) هٰذِهٖ جَرَائِدُ وَ تِلْكَ كَرَّاسَاتٌ (۱۳) فِيْ غُرْفَتِيْ صَنَادِيْقُ وَسُرُرٌ (۱۴) فِيْ بَيْتِنَا كِلَابٌ وَحُمُرٌ (۱۵) فِي الْبَحْرِ سُفُنٌ (۱۶) فِيْ بِلَادِنَا جِبَالٌ وَ اَنْهَارٌ (۱۷) لَهُمْ آذَانٌ وَ اَعْيُنٌ وَقُلُوْبٌ وَ اَيْدٍ وَاَرْجُلٌ (۱۸) لَنَا رُءُوْسٌ وَ بُطُوْنٌ وَ وُجُوْهٌ وَ اَقْدَامٌ وَظُهُوْرٌ وَ شِفَاهٌ۔

[اُوپر کے جملوں میں جتنی جمعیں ہیں وہ پہلے حصّہ کے اسموں کی ہیں آپ خود معلوم کیجئے کہ وہ کن اسموں کی جمعیں ہیں، چند مشکل سے معلوم ہونے والی جمعیں ہم ذیل میں بتا رہے ہیں، ان جملوں کے معنے آپ خود کیجئے]

جملہ (۱۲) میں جَرَائِدُ جمع ہے جَرِیْدَۃٌ کی جملہ (۱۴) میں سُرُرٌ جمع ہے سَرِیْرٌ کی جملہ (۱۵) میں حُمُرٌ جمع ہے حِمَارٌ کی جملہ (۱۶) میں سُفُنٌ جمع ہے سَفِیْنَۃٌ کی جملہ (۱۸) میں اَیْدٍ جمع ہے یَدٌ کی اس جمع کے آخر میں بجائے پیش کے دو زیر اس لئے آئے ہیں کہ اس کے آخر میں حرف علت ہے یعنی یَدٌ کا مادہ "ی د ی" ہے، یہ اسی طرح ہے جیسے بَاكٍ، رَاضٍ وغیرہ اَلْ لگنے سے اَلْاَیْدِیْ ہو جائے گا۔ جملہ (۱۹) میں شِفَاهٌ جمع ہے شَفَةٌ کی

[قاعدہ] "ب" کے تحت لکھے ہوئے جملوں میں تمام جمعیں "جمع مکسّر" ہیں، جمع مکسّر کے بہت سے وزن ہوتے ہیں، سردست آپ کو یہ معلوم کرنے کے لئے کہ کس لفظ کی کیا جمع بنے گی لغت کی کتاب ہی دیکھنا چاہیئے، بعض اوقات ایک لفظ کی بہت سی جمعیں بھی آ جاتی ہیں۔ اَلْمُنْجِد میں (جو عربی کی متوسط لغت ہے) جمع بنانے کے لئے علامت "ج" رکھی گئی ہے ہم بھی آئندہ اسی علامت ("ج") کے ذریعہ آپ کو واحد کی جمعیں بتائیں گے۔

(ا) کے تحت جملوں کو دیکھئے ان میں جہاں "خبر" جمع ہے "مبتدا" بھی جمع ہے لیکن "ب" کے تحت جملہ (۱۲) تک آپ دیکھیں گے کہ جہاں "خبر" جمع ہے "مبتدا" واحد مؤنث ہے، قاعدہ یہ ہے کہ اگر "خبر" عقلمندوں کی جمع ہو تو اس کے لیئے مبتدا بھی (عموماً) جمع ہی لایا جاتا ہے

لیکن اگر خبر بے عقل جانوروں یا بے جان چیزوں کی جمع ہو تو اس کے لئے مبتدا واحد مؤنث ہی لایا جاتا ہے۔

(نوٹ) فَوَاعِلُ فَوَاعِيْلُ، مَفَاعِلُ یا مَفَاعِيْلُ کے وزنوں پر آنے والی جمعوں کے آخر میں تنوین نہیں لگائی جاتی ہے جیسے دَکَاکِیْنُ، کَرَاسِیُّ مَسَاجِدُ، مَکَاتِیْبُ وغیرہ۔

(ج)

(۱) اَلْمُسْلِمُوْنَ صَادِقُوْنَ (۲) اَلْکَافِرُوْنَ کَاذِبُوْنَ (۳) اَلْبَنُوْنَ جَالِسُوْنَ (۴) اَلْبَنَاتُ صَادِقَاتٌ (۵) اَلنَّاسُ حَاضِرُوْنَ (۶) اَلنِّسْوَةُ غَائِبَاتٌ (۷) اَلرِّجَالُ يَلْعَبُوْنَ وَالنِّسَاءُ يَعْمَلْنَ (۸) اَلْجَاهِلُوْنَ خَاسِرُوْنَ (۹) اَلْعَامِلَاتُ يَغْزِلْنَ وَ الْجَالِسَاتُ يَنْدَمْنَ۔

[ان جملوں کے معنے آپ خود کیجئے۔ جملہ (۵) میں اَلنَّاسُ جمع ہے اِنْسَانٌ کی یعنی "لوگ، بہت سے انسان" اور جملہ (۶ و ۷) میں اَلنِّسْوَةُ، اَلنِّسَاءُ (اور اَلنِّسْوَانُ) اِمْرَأَةٌ یا مَرْأَةٌ کی جمعیں ہیں یعنی عورتیں]

(قاعدہ) اوپر کے جملے اسمیہ ہیں ان میں مبتدا عقل مندوں کی جمع ہے (جمع سالم ہے یا مُکسّر) اس لئے خبر بھی (خواہ اسم ہو خواہ فعل) جمع آئی ہے۔

(د)

(۱) اَلْأَنْهَارُ جَارِيَةٌ (۲) اَلْآذَانُ سَامِعَةٌ (۳) اَلْکِلَابُ نَائِمَةٌ (۴) اَلْإِبِلُ جَلَسَتْ (۵) اَلْجِبَالُ نُصِبَتْ (۶) اَلْکُتُبُ نَافِعَةٌ (۷) اَلْوُجُوْهُ نَاظِرَةٌ (۸) اَلْقُلُوْبُ خَائِفَةٌ (۹) اَلْآذَانُ تَسْمَعُ (۱۰)

الْعُيُوْنُ سَرَى (۱۱) الْأَيْدِيْ طَوِيْلَةٌ۔

[ان جملوں کے معنے آپ خود کیجئے۔ نَصَبَ سے نَصْبًا: جما کر کھڑا کیا، نصب کیا۔ الإِبِلُ: اونٹوں کا گلہ (یہ لفظ جمع ہی ہے، ایک اونٹ کو "جَمَلٌ یا بَعِیْرٌ" کہتے ہیں اونٹنی کو "نَاقَةٌ" کہتے ہیں) ترجمہ کرنے میں فعل معلوم یا فعل مجہول کا خیال رکھیں]

(قاعدہ) اگر مبتدا غیر عقل مندوں (بے جان چیزوں یا بے عقل جانوروں) کی جمع ہو تو اس کی خبر (خواہ اسم ہو یا فعل) واحد مؤنث آتی ہے دیکھئے اوپر لکھے ہوئے جملے۔

(ل)

(۱) یَقُوْلُ الْکَافِرُوْنَ (۲) تَقُوْلُ الْکَافِرَاتُ (۳) ذَهَبَ الْمُسْلِمُوْنَ (۴) ذَهَبَتِ الْمُسْلِمَاتُ (۵) جَاءَتْ [یا جَاءَ] نِسْوَةٌ (۶) قَالَ [یا قَالَتِ] الْمَلٰئِکَةُ (۷) شَهِدَ [یا شَهِدَتِ] الرِّجَالُ (۸) أَکَلَ [یا أَکَلَتِ] الْقَوْمُ (۹) عَمِلَتْ أَیْدِیْهِمْ (۱۰) کَسَبَتْ قُلُوْبُهُمْ (۱۱) شَهِدَتْ أَرْجُلُهُمْ (۱۲) قَرَّتِ الْحُمُرُ (۱۳) تَجْرِیْ الْأَنْهَارُ (۱۴) تَبْکِ الْعُیُوْنُ (۱۵) مَاتَتِ الْإِبِلُ (۱۶) کَفَرَ [یا کَفَرَتِ] النَّاسُ (۱۷) صَدَقَتْ [یا صَدَقَ] النِّسَاءُ (۱۸) جَاءَتِ الْمُعَلِّمَاتُ وَجَلَسْنَ عَلَى الْکَرَاسِیِّ ثُمَّ أَکَلْنَ وَشَرِبْنَ (۱۹) جَاءَ الْمُسْلِمُوْنَ عِنْدِیْ ثُمَّ جَلَسُوْا وَقَرَءُوا الْقُرْآنَ ثُمَّ رَجَعُوْا إِلَى بُیُوْتِهِمْ (۲۰) جَاءَتِ الْإِبِلُ وَأَکَلَتْ مِنْ نَبَاتِ الْأَرْضِ وَشَرِبَتِ الْمَاءَ مِنَ الْحَوْضِ ثُمَّ ذَهَبَتْ (۲۱) نَبَتَتِ الْأَشْجَارُ ثُمَّ طَالَتْ (۲۲) جَاءَ الْقَوْمُ ثُمَّ ذَهَبُوْا (۲۳) جَاءَتِ النِّسْوَةُ ثُمَّ ذَهَبْنَ۔

[ان جملوں کا ترجمہ آپ خود کیجئے۔ جملہ (۲۱) میں "نَبَتَ" سے

نَبَتَ نَبَاتًا : اُگا ، نکلا ، پیدا ہُوا (درخت ، پودا وغیرہ) جملہ (۲۰) میں "نَبَاتٌ" کے معنے زمین پر اُگنے والے پودے ، بوٹیاں درخت وغیرہ ہیں (یہ نَبَتَ کا مصدر بھی ہے) یہ لفظ بظاہر تو واحد ہے لیکن جمع کے لیے بولا جاتا ہے ، اگر ایک پودا یا ایک بوٹی کہنا ہو تو اس لفظ کے آخر میں "ۃ" بڑھا کر "نَبَاتَۃٌ" کہا جائے گا - جملہ (۶) میں "مَلٰئِکَۃٌ" کے معنے "فرشتے" ہیں اس کا واحد "مَلَکٌ" ہے ؛ یہ یاد رکھیئے کہ اس کا مادہ "ء ل ک" ہے - "مَلَکٌ" دراصل "مَاْلَکٌ" تھا ، جملہ (۸) و (۲۲) میں قَوْمٌ کے معنے رِجَالٌ یا نَاسٌ ہیں یعنی "لوگ بہت سے مرد یا انسان" یہ لفظ بظاہر واحد معلوم ہوتا ہے لیکن دراصل جمع ہے -

(قاعدہ) اوپر (۳) کے نیچے تمام فعلیہ جملے ہیں ، ان میں "فاعل" جمع ہے - جملہ فعلیہ میں (فاعل سے پہلے آنے والا) فعل ہمیشہ واحد ہوتا ہے ،

(i) اگر فاعل جمع مذکر سالم ہو تو فعل واحد مذکر آتا ہے ، دیکھیے جملہ (۱) و (۳) و (۱۹)

(ii) اگر فاعل جمع مؤنث سالم ہو تو فعل واحد مؤنث آتا ہے ، دیکھیے جملہ (۲) و (۴) و (۱۸)

(iii) اگر فاعل عقلمندوں کی جمع ہو لیکن سالم نہ ہو بلکہ جمع مکسر ہو تو فعل واحد مذکر یا واحد مؤنث (دونوں طرح) آ جاتا ہے ، دیکھیے جملہ (۵) تا (۸) اور (۱۶) و (۱۷) - ایسی صورت میں جہاں فعل مذکر ہو آپ کو اختیار ہے کہ وہاں فعل مؤنث بھی استعمال

کر دیں یا جہاں فعل مؤنث ہو آپ کو اختیار ہے کہ اسے مذکر استعمال کرلیں لیکن بہر حال فعل واحد ہی رہے گا مثلاً جملہ (۲۲) میں آپ "جَاءَ" کے بجائے "جَاءَتْ" بھی استعمال کر سکتے ہیں اسی طرح جملہ (۲۴) میں آپ "جَاءَتْ" کے بجائے "جَاءَ" بھی کہہ سکتے ہیں۔

(۱۷) اگر فاعل بے عقل جانوروں یا بے جان چیزوں کی جمع ہو تو فعل واحد مؤنث ہی استعمال ہوتا ہے، دیکھئے جملہ (۹) سے (۱۵) تک (نوٹ) اگر فاعل کے بعد فعل آئے تو دیکھنا پڑے گا کہ فاعل عقل مندوں کی جمع ہے یا بے عقلوں اور بے جان چیزوں کی جمع ہے اگر فاعل عقل مندوں کی جمع ہو تو بعد میں آنے والا فعل اس (فاعل) کے مطابق ہوگا دیکھئے جملہ (۱۸) میں "جَلَسْنَ، أَكَلْنَ و شَرِبْنَ" جمع مؤنث آئے ہیں اس لئے کہ ان سے پہلے فاعل (الْمُعَلِّمَاتُ) بھی جمع مؤنث ہے، اسی طرح جملہ (۱۹) میں "جَلَسُوا، قَرَأُوا، رَجَعُوا" جمع مذکر آئے، اس لئے کہ فاعل "اَلْمُسْلِمُوْنَ" جمع ہے، مزید مثالیں جملہ (۲۲) و (۲۳) میں دیکھئے۔ لیکن جب فاعل بے عقلوں یا بے جان چیزوں کی جمع ہو تو بعد میں آنے والا فعل واحد مؤنث ہی رہے گا۔ دیکھئے جملہ (۲۰) میں أَكَلَتْ، شَرِبَتْ، ذَهَبَتْ واحد مؤنث ہیں اس لئے کہ فاعل "الإِبِلُ" بے عقل جانوروں کی جمع ہے، اور جملہ (۲۱) میں طَارَتْ واحد مؤنث ہے کیونکہ فاعل (اَلاَشْجَارُ) بے عقل چیزوں کی جمع ہے۔

مشق (۱) عربی بنائیے:-

(۱) بیٹوں نے پڑھا اور بیٹیوں نے نہیں پڑھا (۲) وہ (مذکر)

ہیں بیٹوں نے سچ کہا (۳) وہ (مؤنث) ہیں جو اللہ کا انکار کرتی ہیں۔ (۴) یہ (مذکر) ہیں جو جھوٹ نہیں بولتے ہیں (۵) یہ (مؤنث) ہیں جو مصیبت پر روتی ہیں (۶) بے شک جن لوگوں نے اللہ کا انکار کیا ان کے لیے بڑا عذاب ہے (۷) وہ ہماری کتابیں ہیں (۸) یہ ہمارے بیٹے ہیں (۹) وہ ہماری عورتیں ہیں (۱۰) یہ میری بیٹیاں ہیں (۱۱) چہرے خوب صورت ہیں (۱۲) آنکھیں چھوٹی ہیں (۱۳) آنکھوں نے دیکھا۔ (۱۴) کانوں نے سنا (۱۵) ہمارے ہاتھوں نے عمل کیا (۱۶) کرسیاں بڑی ہیں (۱۷) تو کیا وہ نہیں دیکھتے ہیں اونٹوں کی طرف کیسے وہ بنائے گئے اور پہاڑوں کی طرف کیسے وہ نصب کئے گئے؟ (۱۸) عورتوں نے کہا (۱۹) لوگ کہتے ہیں (۲۰) قوم آئی پھر وہ مسجد میں داخل ہوئی اور اس نے اللہ کے لئے سجدہ کیا (۲۱) کتے آئے اور انہوں نے میرا دودھ پی لیا پھر وہ چلے گئے۔

مشق (۳) مندرجہ ذیل جملوں کے خلاء کو دیئے ہوئے مادوں سے فعل ماضی و مضارع کی مناسب شکلیں بنا کر پُر کیجیئے :۔

(۱) (ذ ھ ب) الرِّجَالُ (۲) (ن ز ل) المَلٰئِکَۃُ (۳) (خ ر ج) البَنَاتُ

(۴) (ل ع ب) ... البَنُوْنَ (۵) العُیُوْنُ ... (ن ظ ر) و الآذَانُ ... (س م ع) (۶) ... (ج ر ی) الأَنْھَارُ

(۷) (ع م ل) ... النِّسْوَۃُ فِی البَیْتِ (۸) (ج ی أ) ... النَّاسُ ثُمَّ (ذ ھ ب) ... (۹) (ر ت ب) ...

أَحْسَنُ مِنَ الأَسَدِ۔

۴- الدَّرْسُ الرَّابِعُ

(۴- چوتھا سبق)

عَقَلَ ـِ عَقْلاً : اُس نے عقل سے کام لیا، سمجھا، غور و تدبّر کیا۔
عَدَّ ـُ عَدًّا ۔ اُس نے شمار کیا، گنا۔
مَكَثَ ـُ مُكْثاً ۔ وہ ٹھہرا، رہا، اقامت کی۔
سَكَنَ ـُ سَكَناً ٹھہرا، اقامت کی۔

(۱) اَلْمُسْلِمُوْنَ الصَّادِقُوْنَ فَائِزُوْنَ (۲) الْاُمَّهَاتُ الْعَالِمَاتُ
فَائِزَاتٌ (۳) الْكَافِرُوْنَ الظَّالِمُوْنَ خَاسِرُوْنَ (۴) الْبَنَاتُ السَّاعِيَاتُ
فَائِزَاتٌ (۵) الرِّجَالُ السَّاعُوْنَ فَائِزُوْنَ (۶) اَلْقَوْمُ الظَّالِمُوْنَ
خَاسِرُوْنَ (۷) النِّسْوَةُ الْغَائِبَاتُ جَاهِلَاتٌ (۸) الرِّجَالُ الْعَالِمُوْنَ
قَلِيْلُوْنَ (۹) النِّسَاءُ الْجَاهِلَاتُ كَثِيْرَاتٌ ۔

[ان جملوں کے معنے آپ خود کیجیے، ان میں پہلا مرکب توصیفی مبتدا ہے، جملہ (۲) میں "الْاُمَّهَاتُ" اُمٌّ کی جمع ہے]

فائدہ : عقل مندوں کی جمع خواہ سالم ہو یا مکسّر اس کی صفت بھی جمع ہی آتی ہے، دیکھئے اوپر کے جملوں میں مرکب توصیفی۔

(۱) سَمِعْنَا أَنْبَاءً عَظِيْمَةً (۲) فِيْ بِلَادِنَا جِبَالٌ عَالِيَةٌ (۳)
نَحْنُ نَقْرَأُ كُتُباً كَثِيْرَةً (۴) فِي الْكُتُبِ عُلُوْمٌ نَافِعَةٌ (۵) رَأَيْنَا
الْكِلَابَ الْجَائِعَةَ (۶) فِيْ بِلَادِنَا مَدَارِسُ كَثِيْرَةٌ وَ مَسَاجِدُ

كَثِيْرَةٌ (۷) لَهُمْ آذَانٌ سَامِعَةٌ وَ اَيْدٍ عَامِلَةٌ وَ قُلُوْبٌ عَاقِلَةٌ (۸) مُكْثُنَا بِكَرَاشِي اَيَّامًا مَعْدُوْدَةً (۹) الْاَيَّامُ الْمَاضِيَةُ لَا تَعُوْدُ. (۱۰) لَهُمْ رُؤُوْسٌ صَغِيْرَةٌ وَ بُطُوْنٌ كَبِيْرَةٌ (۱۱) فِي الْجَنَّةِ مَسَاكِنُ طَيِّبَةٌ وَ اَنْهَارٌ جَارِيَةٌ۔

[ان جملوں کے معنے آپ خود کیجئے جملہ نمبر (۸) میں بِکَرَاشِی کے معنے فِی کَرَاشِی ہیں یعنی "کراچی میں" اس طرح "ب" کے معنی "فِی" ہو جاتے ہیں مَسَاکِنُ کا واحد مَسْکَنٌ ہے یہ سَکَنَ سے اسم ظرف ہے یعنی اقامت گاہ، رہنے کی جگہ]

(قاعدہ) اگر موصوف بے عقل جانوروں یا بے جان چیزوں کی جمع ہو تو صفت عموماً واحد مؤنث ہی آتی ہے اور یہی بہتر اور افضل طریقہ ہے۔ اوپر کے جملوں میں یہی طریقہ اختیار کیا گیا ہے۔ لیکن آپ کو اجازت ہے کہ آپ صفت کو بجائے واحد مؤنث لانے کے جمع مؤنث سالم بنا کر لائیں مثلاً کُتُبٌ کَثِیْرَاتٌ یا اَیَّامٌ مَعْدُوْدَاتٌ۔

اوپر کے جملوں میں ایک اور چیز جو یاد رکھنے کے قابل ہے وہ یہ ہے کہ جہاں موصوف ایسی جمع ہے جس پر تنوین نہیں آتی (مَفَاعِلُ یا مَفَاعِیْلُ کے وزن پر ہونے کے باعث) تو ان کی صفت پر تنوین آ جاتی ہے مثال کے لئے دیکھئے جملہ (۹) و (۱۱)

مشق (۱) عربی بنائیے:- (۱) میں نے ہنسنے والے بہرے دیکھے۔ (۲) بے شک ہمارے لئے جنت میں اچھی اقامت گاہیں ہیں (۳) کھیلنے والے بچے ہرگز کامیاب نہیں ہوں گے (۴) کمرہ میں گنے ہوئے مرد ہیں (۵) یہ صبر کرنے والی عورتیں ہیں (۶) ان کی (ان کے لئے)

کمزور عقلیں ہیں (۷) ہم راول پنڈی میں گئے ہوئے دنوں میں ٹھہریں گے

مشق (۲) ذیل میں دیئے ہوئے الفاظ اور ان کے معنوں کی مدد سے نیچے کے جملوں کے معنے لکھیئے :-

(۱) رَفَعَ ـــــ رَفْعًا : بلند کیا ، اونچا کیا ، اٹھایا (۲) وَضَعَ ـــــ وَضْعًا رکھا (۳) صَفَّ ـــــ صَفًّا : صف میں جمایا ۔ (۴) بَثَّ ـــــ بَثًّا : پھیلایا ، بچھایا (۵) رَشَدَ ـــــ رُشْدًا : سیدھی راہ چلا ، راہ راست پر ہوا (۶) کُوْبٌ : پیالہ ج اَکْوَابٌ (۷) نُمْرُقٌ : گدیلا ، فرش ، تکیہ ، ج نَمَارِقُ (۸) زَرْبِیَّۃٌ تکیہ دار گدا ج زَرَابِیُّ (۹) خَلِیْفَۃٌ : خلیفہ ، نائب ، ج خُلَفَاءُ

(۱) فِی الْجَنَّۃِ سُرُرٌ مَّرْفُوْعَۃٌ ۔ (۲) وَ اَکْوَابٌ مَّوْضُوْعَۃٌ ۔
(۳) وَ نَمَارِقُ مَصْفُوْفَۃٌ ۔ (۴) وَ زَرَابِیُّ مَبْثُوْثَۃٌ ۔
(۵) اَلْخُلَفَاءُ الرَّاشِدُوْنَ مَهْدِیُّوْنَ ۔

مشق (۳) اس سبق کے پہلے بارہ سے جملہ (۱) و (۴) و (۵) و (۸) و (۹) پر اِنَّ لگا کر دیکھیئے ۔

٥۔ اَلدَّرْسُ الْخَامِسُ

(۵ - پانچواں سبق)

ذَوُوْنَ: والے، یہ "ذُوْ" کی جمع ہے "ذَاتُ" کی جمع ذَوَاتُ (والیاں) آتی ہے
اُولُوْنَ: والے، یہ بھی ذُو کی جمع ہے، مونث جمع اُولَاتُ (والیاں) آتی ہے
صَنَمٌ: بُت، ج اَصْنَامٌ - وَقَعَ - وُقُوْعًا: واقع ہوا -

(۱)

(۱) مُسْلِمُوْ الْهِنْدِ صَابِرُوْنَ (۲) هُمْ ظَالِمُوْ اَنْفُسِهِمْ (۳) هٰؤُلَاءِ شَارِبُوْالْخَمْرِ (۴) اُولٰئِكَ ذَوُوْ الْعِلْمِ (۵) هٰؤُلَاءِ اُوْلُوالْاَمْرِ (۶) قَرَأْتُ مَا وَقَعَ عَلٰى كَافِرِيِ الْعَرَبِ (۷) اِنَّنَا نَاصِرُوْ اللّٰهِ (۸) هُمْ ضَرَبُوْا بَنِيْهِمْ (۹) اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ (۱۰) اِنَّ الْمُسْلِمِيْنَ يَنْصُرُوْنَ الْمُسْلِمِيْنَ (۱۱) مُسْلِمُوْ الْهِنْدِ يَنْصُرُوْنَ مُسْلِمِيْ اِنْكِلْتَرا (۱۲) يَعْبُدُ الْمُسْلِمُوْنَ اللّٰهَ فَهُمْ عَابِدُوْ اللّٰهِ (۱۳) وَيَعْبُدُ الْكَافِرُوْنَ الْاَصْنَامَ فَهُمْ عَابِدُوْ الْاَصْنَامِ -

(ترجمہ) (۱) ہند کے مسلمان صبر کرنے والے ہیں (۲) وہ اپنی جانوں پر ظلم کرنے والے ہیں (۳) یہ سب شراب پینے والے ہیں (۴) وہ سب علم والے ہیں (۵) یہ سب لوگ امر والے (یعنی حکام) ہیں (۶) میں نے پڑھا جو کچھ عرب کے کافروں پر واقع ہوا (۷) بے شک ہم اللہ کی مدد کرنے والے ہیں (۸) انہوں نے اپنے بیٹوں کو مارا (۹) تعریف اللہ کے

ہے جو عالموں کا پروردگار ہے (۱۰) بے شک مسلمان مسلمانوں کی مدد کرتے ہیں (۱۱) ہند کے مسلمان انگلینڈ کے مسلمانوں کی مدد کرنے ہیں (۱۲) مسلمان اللہ کی عبادت کرتے ہیں تو وہ اللہ کی عبادت کرنے والے ہیں (۱۳) اور کافر بتوں کی عبادت کرتے ہیں تو وہ بتوں کی عبادت کرنے والے ہیں۔

(قاعدہ) مرکب اضافی میں اگر جمع مذکر سالم مضاف ہو تو اس کے آخر کا نون اڑ جاتا ہے۔ دیکھئے جملہ (۱) کا "مُسْلِمُوْ الْهِنْدِ" در اصل "مُسْلِمُوْنَ الْهِنْدِ" تھا، اسی طرح جملہ (۶) میں "کَافِرِیْ الْعَرَبِ" "کَافِرِیْنَ الْعَرَبِ" تھا اوپر کے جملوں میں جن اسموں کے نیچے خط کھینچا گیا ہے وہ جمع مذکر سالم ہیں اور ان کے آخر کا "نون" مضاف ہونے کی وجہ سے اڑا دیا گیا ہے۔ ذَوُوْنَ اور اُوْلُوْنَ دونوں اضافی نام ہے اور مضاف ہوتے ہیں ان کے بعد ہمیشہ مضاف الیہ آتا ہے لہٰذا ہمیشہ ان کے آخر کے نون غائب ہی رہتے ہیں۔

(نوٹ) یہ یاد رکھیے کہ جمع مذکر سالم کو بنانے کی جگہ "وْنَ" اور زیر یا زبر کی جگہ "یْنَ" لگتا ہے، اسی لئے اوپر کے جملوں میں مضاف جہاں زیر یا زبر کی جگہ ہے وہاں نون اڑنے کے بعد صرف "ی" باقی رہ گئی ہے دیکھئے جملہ (۶) و (۸)

(سبق)

(۱) هٰذِهٖ اُمُّ مَرْيَمَ (۲) عِيْسٰى ابْنُ مَرْيَمَ (۳) فَاطِمَةُ بِنْتُ خَدِيْجَةَ (۴) ذَهَبَتْ مَرْيَمُ اِلٰى خَدِيْجَةَ (۵) يَعْبُدُ الْمُسْلِمُوْنَ فِيْ مَسَاجِدَ (۶) نَحْنُ نَقْرَاُ فِيْ مَدَارِسَ (۷) مَا وَجَدْنَا كِتَابَكَ فِيْ دَكَاكِيْنَ

(۹) أَخِیْ فِیْ لَنْدَنَ۔

[ان جملوں کے معنے آپ خود کیجئے]

(قاعدہ) وہ نام جن پر تنوین نہیں آتی ان پر زیر بھی نہیں آتا اگر وہ مضاف الیہ ہو یا ان سے پہلے حرف جر آ جائے تو ان پر بجائے زیر کے زبر ہوتا ہے دیکھئے اوپر کے جملوں میں خط کشیدہ اسماء جن میں سے ہر ایک پر بجائے زیر کے زبر ہے۔

(جمع)

(۱) أَبْوَابُ الْبُیُوْتِ مَفْتُوْحَةٌ (۲) مَا رَأَیْنَاہُ فِیْ دَکَاکِیْنِ السُّوْقِ (۳) ذَھَبَ النَّاسُ إِلَی الْمَسَاجِدِ (۴) نَحْنُ قَرَأْنَا فِیْ مَدَارِسِ الْمَسَاجِدِ (۵) یَجْلِسُ الْأَسَاتِیْذُ عَلٰی کَرَاسِیِّ الْمَدَارِسِ

(ترجمہ) (۱) گھروں کے دروازے کھلے ہوئے ہیں (۲) ہم نے اُسے بازار کی دکانوں میں نہیں دیکھا (۳) لوگ مسجدوں کی طرف گئے (۴) ہم نے مسجدوں کے مدرسوں میں پڑھا (۵) اساتذہ مدرسوں کی کرسیوں پر بیٹھتے ہیں۔

(قاعدہ) جمع اگر مکسر ہو تو اس پر حسب قاعدہ زبر، زیر یا پیش لگتا ہے اس کی مثالیں اسی کتاب کے پچھلے اسباق میں آچکی ہیں یہاں یہ یاد رکھئے کہ جن اسموں، پر تنوین نہیں آتی اگر ان میں سے کوئی "مضاف" بنا دیا جائے یا اس پر "اَلْ" لگا دیا جائے تو حرف جر آنے یا مضاف الیہ ہونے کی وجہ سے ان پر ایک زیر لگ جاتا ہے۔ دیکھئے اوپر کے جملوں میں خط کشیدہ اسماء (یہ) اگر مضاف سے پہلے حرف جر ہے تو اس کے آخری حرف پر زیر ہے اگر "ال" لگا ہوا ہے اور اس سے پہلے حرف جر ہے یا وہ "ال" لگا ہوا اسم مضاف

الیہ ہے تو بھی اس پر زیر ہے)

(د)

(۱) اولٰئِکَ ھُمُ الخَاسِرُوْنَ (۲) الصَّادِقُوْنَ ھُمُ الفَائِزُوْنَ
(۳) المُؤْمِنُوْنَ ھُمُ الصَّالِحُوْنَ (۴) المُشْرِکُوْنَ ھُمُ الظَّالِمُوْنَ (۵)
اِنِّی اَنَا اللّٰہُ (۶) اِنَّکَ لَاَنْتَ یُوْسُفُ (۷) اِنَّکَ لَاَنْتَ الجَاھِلُ
(۸) مَرْیَمُ ھِیَ الصَّادِقَۃُ (۹) اَبْنَاؤُکُمْ ھُمُ العَالِمُوْنَ (۱۰) اِنَّہٗ ھُوَ السَّمِیْعُ
العَلِیْمُ (۱۱) اَبُوْکَ ھُوَ العَالِمُ (۱۲) اِنَّ رَبَّکَ ھُوَ اَعْلَمُ بِمَنْ ضَلَّ
عَنْ سَبِیْلِہٖ (۱۳) اَللّٰہُ الصَّمَدُ۔

(ترجمہ) (۱) وہ لوگ ہی نقصان اٹھانے والے ہیں (۲) سچے ہی کامیاب ہیں (۳) مومن ہی صالح ہیں (۴) مشرکین ہی ظالم ہیں (۵) بے شک میں ہی اللہ ہوں (۶) بے شک تو ضرور ہی یوسف ہے (۷) بے شک تو ضرور ہی جاہل ہے (۸) مریم ہی سچی ہے (۹) تمہارے بیٹے ہی عالم ہیں (۱۰) بے شک وہ ہی (وہی) سننے والا جاننے والا ہے (۱۱) تیرا باپ ہی عالم ہے (۱۲) بیشک تیرا رب ہی زیادہ جاننے والا ہے اس شخص کو جو اس کے راستے سے گمراہ ہوا (۱۳) اللہ ہی صمد ہے (صَمَدٌ) عربی میں اس بڑے سردار کو کہتے ہیں جس کے اوپر کوئی سردار نہ ہو اور جس کے فیصلہ پر کوئی نظر ثانی نہ کرے، نیز ایسا سردار جس کے سب محتاج ہوں اور وہ کسی کا محتاج نہ ہو)

(قاعدہ) کبھی ایسا ہوتا ہے کہ مبتدا اور خبر دونوں معرفہ ہوتے ہیں (یہ اس وقت ہوتا ہے جب جملے میں تاکید اور زور پیدا کرنا ہوتا ہے اور یہ بتانا ہوتا ہے کہ جو خبر

دی جا رہی ہے ۔ وہ صرف اس مبتدا ہی کے لئے خاص ہے)
ایسی صورت میں مبتدا اور خبر مل کر مرکب توصیفی معلوم ہونے لگتے ہیں ۔
مثلاً آپ زور اور "تاکید" پیدا کرنے کے لیئے یہ کہیں کہ "زید ہی سچا
ہے" یا "تیرا بھائی ہی عالم ہے" تو آپ کہیں گے "زَیْدٌ الصَّادِقُ"
یا "اَخُوْكَ الْعَالِمُ" مگر سننے والا یہ سمجھے گا کہ ابھی جملہ پورا نہیں ہوا
بلکہ یہ مرکب توصیفی مل کر صرف مبتدا ہوا ہے اور اس کے معنے ہیں "سچا
زید" یا "تیرا عالم بھائی" لہٰذا اس ابہام کو دور کرنے کے لئے مبتدا اور
خبر کے درمیان مبتدا کے مطابق "ھُوَ ھِیَ" کی قسم کی ضمیریں بڑھا دی
جاتی ہیں، اس اضافہ سے یہ ظاہر ہو جاتا ہے کہ یہ مرکب توصیفی نہیں
بلکہ (مبتدا خبر کا) پورا جملہ ہے دوسرے یہ بھی معلوم ہو جاتا ہے کہ جو
خبر دی جا رہی ہے وہ صرف اسی مبتدا کے لئے مخصوص ہے، اس ضمیر
کا ترجمہ اردو میں "ہی" کے لفظ سے کیا جا سکتا ہے کبھی بہت ہی
زیادہ زور اور تاکید پیدا کرنا ہو تو درمیان سے اس ضمیر کو بھی اڑا
دیا جاتا ہے مثلاً دیکھئے جملہ (۱۳) کبھی صرف زور پیدا کرنے کے
لئے بھی یہ ضمیر بڑھا دی جاتی ہے مثلاً اِنَّا نَحْنُ نَعْلَمُ: بے شک
ہم ہی جانتے ہیں" اس جملہ سے اگر "نَحْنُ" ہٹا دیں تو مرکب توصیفی کا
شبہ نہیں ہوتا، لیکن زور باقی نہیں رہے گا یہی حال جملہ (۱۲)
میں "ھُوَ" کا ہے ۔

مشق (۱) (۲) کے نیچے کے جملوں میں مندرجہ ذیل تغیر کرکے صحیح
دیکھئے :۔

جملہ (۱) پر اِنَّ لگائیے، جملہ (۲) میں ظَالِمُوْ سے پہلے مِنْ ؟

بڑھائیے جملہ (۳) میں ھٰؤُلَاءِ کے بجائے "رَأَیْتُ" لکھئے جملہ (۴) میں
ذَوُوْ سے پہلے "مِنْ" بڑھائیے جملہ (۵) میں ھٰؤُلَاءِ سے پہلے "مَا"
اور اُوْلُوْ سے پہلے "بِ" بڑھائیے جملہ (۷) میں "مَاھِرُوْ" سے پہلے
"مِنْ" بڑھائیے جملہ (۸) میں سے "ضَرَبُوْا" نکال دیجئے جملہ (۱۰)
میں سے إِنَّ نکال دیجئے۔

مشق (۳) عربی بنائیے:-

(۱) بے شک اللہ ہی عزیز و رحیم ہے (۲) وہ سب لوگ
ہی صالح ہیں (۳) ہم نے کتابوں کو صندوقوں میں پایا (۴) میرا
علم میرے ساتھ ہے نہ کہ صندوقوں میں (۵) مسلمان ہی سچے ہیں
(۶) کافر ہی ظالم ہیں (۷) بے شک تو ہی بالضرور جھوٹا ہے۔
(۸) مریم ہی سچی ہے (۹) مومن عورتیں ہی صالح ہیں (۱۰) میں
نے مسجدوں کے مدرسوں میں نہیں پڑھا (۱۱) اللہ ہی صمد ہے
(۱۲) وہ (مؤنث) علم اور ادب والیاں ہیں (۱۳) وہ عزم
(یعنی پختہ ارادہ) والے ہیں ۔

مشقوں کے صحیح حل

پہلا سبق ـ مشق (۱) ون، ین اور ات لگا کر جمع مع معنے :

ون ـ ین (جمع مذکر)	ات (جمع مؤنث)	ون ـ ین (جمع مذکر)	ات (جمع مؤنث)
(۱) ضالّون، ضالّین: گمراہ ہونے والے	ضالّات: گمراہ ہونے والیاں	(۲) شاربون، شاربین: پینے والے	شاربات: پینے والیاں
(۳) داعون، داعین: پکارنے والے	داعیات: پکارنے والیاں	(۴) ذاہبون، ذاہبین: جانے والے	ذاہبات: جانے والیاں
(۵) ساکنون، ساکنین: رہنے والے	ساکنات: رہنے والیاں	(۶) مردودون، مردودین: ہٹائے ہوئے	مردودات: ہٹائی ہوئیں
(۷) مقتولون، مقتولین: قتل کیے ہوئے	مقتولات: قتل کی ہوئیں	(۸) منصورون، منصورین: مدد کیے ہوئے	منصورات: مدد کی ہوئیں
(۹) قائلون، قائلین: کہنے والے	قائلات: کہنے والیاں	(۱۰) ناظرون، ناظرین: دیکھنے والے	ناظرات: دیکھنے والیاں
(۱۱) رازقون، رازقین: رزق دینے والے	رازقات: رزق دینے والیاں	(۱۲) مجموعون، مجموعین: جمع کیے ہوئے	مجموعات: اکٹھا کی ہوئیں
(۱۳) طائفون، طائفین: طواف کرنے والے	طائفات: چکر لگانے والیاں	(۱۴) عافون، عافین: معاف کرنیوالے	عافیات: معاف کرنے والیاں
(۱۵) ظانّون، ظانّین: گمان کرنیوالے	ظانّات: گمان کرنے والیاں	(۱۶) صادقون، صادقین: سچ بولنے والے	صادقات: سچ بولنے والیاں
(۱۷) صابرون، صابرین: صبر کرنے والے	صابرات: صبر کرنے والیاں	(۱۸) صائمون، صائمین: روزہ رکھنے والے	صائمات: روزہ رکھنے والیاں
(۱۹) مغضوبون، مغضوبین: غصہ کیے ہوئے	مغضوبات: غصہ کی ہوئیں	(۲۰) مطویّون، مطویّین: لپیٹے ہوئے	مطویّات: لپیٹی ہوئیں
(۲۱) مدعوّون، مدعوّین: بلائے ہوئے	مدعوّات: پکاری ہوئیں	(۲۲) منہیّون، منہیّین: منع کیے ہوئے، روکے ہوئے	منہیّات: منع کی ہوئیں، روکی ہوئیں
(۲۳) ملومون، ملومین: ملامت کیے ہوئے	ملومات: ملامت کی ہوئیں	(۲۴) مسلمون، مسلمین: مسلمان، اسلام لانے والے	مسلمات: اسلام لانے والیاں
(۲۵) مؤمنون، مؤمنین: ایمان لانے والے	مؤمنات: ایمان لانے والیاں	(۲۶) عابدون، عابدین: عبادت کرنیوالے	عابدات: عبادت کرنے والیاں
(۲۷) خاسرون، خاسرین: نقصان اٹھانے والے	خاسرات: گھاٹا پانے والیاں	(۲۸) خالقون، خالقین: بنانے والے	خالقات: بنانے والیاں
(۲۹) مخلوقون، مخلوقین: بنائے ہوئے	مخلوقات: بنائی ہوئیں	(۳۰) خائنون، خائنین: خیانت کرنیوالے	خائنات: خیانت کرنے والیاں
(۳۱) کائنون، کائنین: ہونے والے	کائنات: ہونے والیاں	(۳۲) مہدیّون، مہدیّین: ہدایت دیے ہوئے	مہدیّات: ہدایت دی ہوئیں

مشق (۲) صحیح جملے: (۱) الکافرونَ کاذبونَ (۲) إنّ المسلمینَ تائبونَ (۳) نُصِرَتْ سَارِیَاتٌ (۴) إنّ الأرضَ والسّمٰوٰتِ لِلّٰہِ (۵) دَعَوْتُ المسلمینَ والمسلماتِ

(۷) اِنَّ الْمَسْجِدَ لِلْمُسْلِمِیْنَ وَالْمُسْلِمَاتِ (۷) مَا هُمْ بِصَادِقِیْنَ (۸) هُمْ
نَائِمُوْنَ وَهُمْ بَاقُوْنَ (۹) اَنْتُنَّ نَائِمَاتٌ وَهُنَّ بَاقِيَاتٌ (۱۰) هٰذَا بَيْتُ
الْمُسْلِمِیْنَ ۔

مشق (۳) عربی بنایئے :- (۱) اِنَّ الْمُسْلِمِیْنَ وَالْمُسْلِمَاتِ فِی الْجَنَّةِ ۔
(۲) اَمَرَ اللّٰهُ الْمُسْلِمِیْنَ بِالصَّلٰوةِ وَالزَّكٰوةِ (۳) مَا اَنَا مِنَ
الْجَاهِلِیْنَ (۴) اَللّٰهُ يَجْمَعُ الْمُسْلِمِیْنَ وَالْكَافِرِیْنَ (۵) اَنَا اَعْرِفُ
الصَّادِقِیْنَ وَالصَّادِقَاتِ وَالْكَاذِبِیْنَ وَالْكَاذِبَاتِ (۶) مَا اَنَا مِنَ
الْمُشْرِكِیْنَ (۷) هُمْ مُهَذَّبُوْنَ وَهُنَّ مُهَذَّبَاتٌ ۔

دوسرا سبق مشق (۱) هُمْ يَعْلَمُوْنَ وَهُنَّ لَا يَعْلَمْنَ (۲) اِنَّهُمْ لَا
يَعْلَمُوْنَ وَاِنَّهُنَّ يَعْلَمْنَ (۳) اَنْتُمْ لَا تَعْلَمُوْنَ وَنَحْنُ نَعْلَمُ
(۴) لَعَلَّهُمْ يَنْزِلُوْنَ وَلٰكِنَّ كُنَّ لَا تَنْزِلْنَ (۵) نَحْنُ نُنَبِّئُ وَلٰكِنَّكُمْ
لَا تُنَبِّئُوْنَ ۔

مشق (۲) مناسب متکلم ضمیروں سے خلا پر کیجئے :- (۱) بَيْتُنَا .. سَيَّارَتُنَا
(۲) نَحْنُ (۳) صَرَفُوْنَا - اِلَيْنَا (۴) لَنَا دِيْنُنَا وَلَنَا عَمَلُنَا (۵) عِنْدَنَا
نَحْنُ (۶) تَحْتَنَا ، فَوْقَنَا ، اَمَامَنَا ، خَلْفَنَا (۷) اَبُوْنَا - اَخُوْنَا ۔

مشق (۳) مخاطب (حاضر) ضمیروں سے خلا پر کیجئے :- (۱) اَنْتُمْ ـــ وَاَنْتُنَّ
(۲) اِنَّكُمْ ـــ وَاِنَّكُنَّ (۳) كُمْ يا كُنَّ (۴) كُنَّ يا كُمْ (۵) كُمْ يا كُنَّ ۔
(۶) اَعِنْدَكُمْ ، لِبَابِكُمْ يا دونوں جگہ كُنَّ (۷) ہر جگہ يا كُمْ يا كُنَّ ۔

مشق (۴) ضمیروں کی جگہیں (۱) كُمْ (۲) اَنْتُنَّ (۳) هُمْ (۴) هُنَّ
(۵) هُمْ (۶) كُنَّ (۷) نَا (۸) اَنْتُمْ (۹) هُنَّ (۱۰) نَحْنُ ۔

تیسرا سبق مشق (۱) عربی بنایئے :- (۱) قَرَأَ الْبَنُوْنَ وَمَا قَرَأَتِ

البَنَاتُ (۲) أولئِكَ (یا هُم) الَّذِیْنَ صَدَقُوْا (۳) اُولٰئِکَ (یا هُنَّ)
اللَّاتِیْ یَکْفُرْنَ بِاللّٰہِ (۴) هٰؤُلَاءِ الَّذِیْنَ لَا یَکْذِبُوْنَ (۵) هٰؤُلَاءِ
اللَّاتِیْ یَبْکِیْنَ عَلَی المَیِّتِ (۶) إِنَّ الَّذِیْنَ کَفَرُوْا بِاللّٰہِ لَهُمْ
عَذَابٌ عَظِیْمٌ (۷) تِلْکَ کُتُبُنَا (۸) هٰؤُلَاءِ اٰبَاؤُنَا (۹) أُولٰئِکَ
نِسَاؤُنَا (۱۰) هٰؤُلَاءِ بَنَاتِیْ (۱۱) الوُجُوْهُ جَمِیْلَةٌ (۱۲) العُیُوْنُ صَغِیْرَةٌ
(۱۳) رَأَتِ العُیُوْنُ (۱۴) سَمِعَتِ الآذَانُ (۱۵) عَمِلَتْ أَیْدِیْنَا (۱۶)
الکَرَاسِیُّ کَبِیْرَةٌ (۱۷) أَفَلَا یَنْظُرُوْنَ إِلَی الإِبِلِ کَیْفَ خُلِقَتْ وَ
إِلَی الجِبَالِ کَیْفَ نُصِبَتْ؟ (۱۸) قَالَتْ (یا قَالَ) النِّسْوَةُ (۱۹) قَالَ (یا قَالَتِ)
النَّاسُ (۲۰) جَاءَ (یا جَاءَتِ) القَوْمُ ثُمَّ دَخَلُوا المَسْجِدَ (یا فِی المَسْجِدِ) وَسَجَدُوْا
لِلّٰہِ (۲۱) حَارَبَ الکِلَابُ وَ ضَرَبَتْ کَلْبِیْ ثُمَّ ذَهَبَتْ ۔

مشق (۲) دیئے ہوئے اردو سے فعل ماضی و مضارع کی مناسب شکلوں سے خلاء پُر کیجیے :-

(۱) ذَهَبَ یا ذَهَبَتْ ۔ یَذْهَبُ یا تَذْهَبُ (۲) قَالَ یا قَالَتْ
یَقُوْلُ یا تَقُوْلُ (۳) خَدَمَتْ (۴) لَعِبَ یا یَلْعَبُ (۵) نَظَرَتْ یا تَنْظُرُ ۔
سَمِعَتْ یا تَسْمَعُ (۶) جَرَتْ یا تَجْرِیْ (۷) عَمِلَتْ یا عَمِلَ ۔ تَعْمَلُ یا یَعْمَلُ
(۸) جَاءَ یا جَاءَتْ ۔ یَجِیءُ یا تَجِیءُ ۔ ثُمَّ ذَهَبُوْا یا یَذْهَبُوْنَ (۹) کَثُرَتْ
یا تَکْثُرُ ۔

چوتھا سبق۔ مشق (۱) عربی بنایئے : (۱) رَأَیْتُ وُجُوْهًا ضَاحِکَةً (۲) إِنَّ
لَنَا فِی الجَنَّةِ مَسَاکِنَ طَیِّبَةً (۳) لَنْ یَفُوْزَ الأَوْلَادُ اللَّاعِبُوْنَ (۴)
فِی الحُجْرَةِ رِجَالٌ مُتَعَدِّدُوْنَ (۵) هٰؤُلَاءِ نِسْوَةٌ صَابِرَاتٌ (۶) لَهُمْ
عُقُوْلٌ ضَعِیْفَةٌ (۷) نَمْکُثُ بِدَارِ لِبَنْدِیْ أَیَّامًا مَعْدُوْدَةً ۔

مشق (۲) جملوں کے معنے! (۱) جنت میں بلند کئے ہوئے پلنگ ہیں (۲) اور رکھے ہوئے پیالے ہیں (۳) اور صف میں جمائے ہوئے گدیلے (یا تکیے) ہیں (۴) اور بچھائے ہوئے تکیہ دار گدے ہیں (۵) سیدھی راہ پر چلنے والے خلفاء ہدایت دیئے ہوئے ہیں۔

مشق (۳) اِنَّ لگا کر لکھیئے۔ (۱) اِنَّ الْمُسْلِمِيْنَ الصَّادِقِيْنَ فَائِزُوْنَ (۲) اِنَّ الْبَنَاتِ السَّاعِيَاتِ فَائِزَاتٌ (۵) اِنَّ الرِّجَالَ السَّاعِيْنَ فَائِزُوْنَ (۸) اِنَّ الرِّجَالَ الْعَالِمِيْنَ قَلِيْلُوْنَ (۹) اِنَّ النِّسَاءَ الْجَاهِلَاتِ كَثِيْرَاتٌ۔

پانچواں سبق۔ مشق (۱) مندرجہ تغیر کے بعد صحیح جملے:۔ (۱) اِنَّ مُسْلِمِي الْهِنْدِ صَابِرُوْنَ (۲) هُمْ مِنْ طَالِبِي الْفُسِهِمْ (۳) رَأَيْتُ شَارِبِي الْخَمْرِ (۴) أُولٰئِكَ مِنْ ذَوِي الْعِلْمِ (۵) مَا هُوَ لَازِمٌ بِأُولِي الْأَمْرِ (۷) إِنَّا مِنْ نَاصِرِيَ اللّٰهِ (۸) هُمْ بَنُوْ هُمْ (۱۰) الْمُسْلِمُوْنَ يَنْصُرُوْنَ الْمُسْلِمِيْنَ۔

مشق (۲) عربی بنائیے:۔ (۱) اِنَّ اللّٰهَ هُوَ الْعَزِيْزُ الرَّحِيْمُ (۲) أُولٰئِكَ هُمُ الصَّالِحُوْنَ (۳) وَجَدْنَا الْكُتُبَ فِي الصَّنَادِيْقِ (یا فِيْ صَنَادِيْقَ) (۴) عِلْمِيْ مِنِّيْ لَا فِي الصَّنَادِيْقِ (یا فِيْ صَنَادِيْقَ) (۵) الْمُسْلِمُوْنَ هُمُ الصَّادِقُوْنَ (۶) الْكَافِرُوْنَ هُمُ الظَّالِمُوْنَ (۷) إِنَّكَ لَأَنْتَ الْكَاذِبُ (۸) مَرْيَمُ هِيَ الصَّادِقَةُ (۹) الْمُؤْمِنَاتُ هُنَّ الصَّادِقَاتُ (۱۰) مَا تَرَأْتُ فِيْ مَدَارِسِ الْمَسَاجِدِ (یا مَسَاجِدَ) (۱۱) اللّٰهُ الصَّمَدُ (۱۲) هُنَّ أُولَاتُ (یا ذَوَاتُ) عِلْمٍ وَ أَدَبٍ (۱۳) هُمْ أُولُوْ (یا ذَوُوْ) الْعَزْمِ

ناشر ——— عبدالرحمن طاہر سورتی

مطبع ——— الہلال پریس، لاہور

تعداد ——— ایک ہزار

